مولانا محمد اعظم
نائب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ
گوجرانوالہ

مجاہد اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ

قائد اہلحدیث سے میری پہلی ملاقات ۔

شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمتہ اللہ علیہ سے میرا تعارف جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں ہوا ۔ جب میں نے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں علم دین کے حصول کے لئے داخلہ لیا ۔ تو حضرت علامہ شہید اس وقت آخری کلاسوں میں پڑھتے تھے ۔ علامہ ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی تھی ۔ اور ۹ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا ۔ اس کے بعد وہ گوجرانوالہ میں ملک کی مشہور و معروف معیاری دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ میں علوم دینیہ کی تحصیل کیلئے داخل ہو گئے ۔ جامعہ میں مفتی جماعت شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو البرکات احمد صاحب حفظہ اللہ اور نائب شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد رحمتہ اللہ علیہ سے انہوں نے خاص طور پر استفادہ کیا ۔

جامعہ اسلامیہ میں امتیازی حیثیت ۔

علامہ ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ جامعہ اسلامیہ میں ہر سال پورے مدرسہ میں اول پوزیشن حاصل کر کے پہلا انعام پاتے تھے ۔

آپ کے والد حاجی ظہور الٰہی صاحب گاہے بگاہے جامعہ میں تشریف لاتے تو طلبہ کو مسلک اہلحدیث کے موضوع پر خطاب فرماتے اور سلفی روایات کو قائم کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے ۔ جس سے طلبہ بہت متاثر ہوتے تھے ۔ ان کے اخلاص و تقوی کی وجہ سے ہر آدمی ان کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ جامعہ میں تعلیم کے دوران

علامہ مرحوم کا کھانا گھر سے آتا تھا ۔ ان کے والد گرامی نے بڑے ذوق و شوق سے اپنے فرزند ارجمند کو دینی تعلیم دلائی ۔ علامہ مرحوم دوران تعلیم اردو لٹریچر کا بہت مطالعہ کیا کرتے تھے ۔ اور اسبوعی تربیتی اجلاس میں اردو میں تقریر کیا کرتے تھے ۔ طالب علمی کے دور میں مقالہ نگاری کا بھی شوق تھا ۔

جب کوئی علمی اجلاس گورنمنٹ اے ڈی ماڈل ہائی سکول گوجرانوالہ میں ہوتا تو مجھے اور محترم جناب بشیر انصاری صاحب کو ساتھ لے جایا کرتے تھے ۔ اور وہاں مقالہ پیش کیا کرتے تھے ۔

جامعہ سلفیہ میں داخلہ ۔

جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں استاذ العلماء حضرہ حافظ محمد اعظم محدث گوندلوی رحمتہ اللہ علیہ سے فن حدیث میں تخصص کی سند حاصل کی ۔ اس دوران عربی ' فارسی زبان کے امتحانات پاس کئے ۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ ۔

اس کے بعد اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے ۔ وہاں امتحان میں ہر سال اعلی پوزیشن حاصل کی اور اپنی قابلیت کا لوہا منوایا ۔ مدینہ منورہ میں دوران تعلیم قادیانیت کے موضوع پر عربی زبان میں علمی و تحقیقی کتاب لکھی ۔ جس سے عالم عرب میں قادیانیت کا راز فاش ہوا اور عالم عرب نے علامہ مرحوم کی قابلیت کا اعتراف کیا ۔

وطن عزیز پاکستان واپسی ۔

مدینہ منورہ سے اعلی تعلیم کی تکمیل کے بعد پاکستان واپس آکر جمعیت اہلحدیث کے ترجمان " الاعتصام " کی ادارت سنبھالی ۔ اور مشہور و معروف جامع مسجد چینیانوالی لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دینے شروع کئے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اخبارات اور رسائل میں علمی و تحقیقی مضامین لکھنے شروع کر دئے ۔ نیز علامہ مرحوم نے اس کے

ساتھ ساتھ عملی سیاست میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا ۔ کچھ دیر تک تحریک استقلال میں رہے اور اس جماعت میں مرکزی سیکرٹری اطلاعات کے عہدہ پر فائز رہے ۔

جمعیت اہلحدیث پاکستان کا قیام ۔

تحریک استقلال سے الگ ہو کر انہوں نے جمعیت اہلحدیث کو منظم اور فعال بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا ۔ اور آخر دم تک اس جد و جہد کو جاری رکھا ۔ ان کی مساعی جمیلہ اور ان تھک محنت سے تھوڑی مدت میں جمعیت اہلحدیث پاکستان نے ملکی سیاست اور پریس میں ایک نمایاں کامیابی حاصل کی ۔

علامہ مرحوم نے جماعت کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ملک بھر کے طوفانی دورے کئے ۔ اور فقید المثال عظیم الشان اجتماعات منعقد کئے ۔ اور حق کی آواز کو پورے ملک میں بلند کیا ۔ انتہائی جماعتی و تبلیغی مصروفیات کے باوجود قلمی جہاد بھی جاری رکھا ۔ تقریباً پندرہ کتب تحقیقی عربی ' اردو میں تحریر فرمائیں ۔ جس کا مخالفین آج تک جواب نہیں دے سکے ۔

ایں سعادت بزرو بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ حقیقت ہے کہ علامہ مرحوم کو خدا نے وافر صلاحیتوں سے نوازا تھا ۔ اور عبقری شخص تھے ۔ اور ایسی نابغہ روز گار شخصیتیں روز روز پیدا نہیں ہوتیں ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عالم اسلام میں شہرت و مقبولیت ۔

عجمی ہونے کے باوجود علامہ مرحوم عالم اسلام میں مشہور لیڈر تھے ۔ عربی زبان میں کتابیں تحریر کیں ۔ عربی زبان میں فصاحت و بلاغت سے تقریر فرماتے تھے ۔ مجھے اچھی

طرح یاد ہے ۔ کہ جب میں مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کی دعوت پر اسلامی دعوت کانفرنس برطانیہ میں شرکت کے لئے تبلیغی دورہ پر گیا ۔ تو لندن میں " القرآن سوسائٹی " کے دفتر میں مولانا صہیب الحسن صاحب سے ملاقات کیلئے حاضر ہوا تو وہاں دو مصری نوجوان آئے جو لندن یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے ۔ مولانا صہیب الحسن صاحب نے میرا ان سے تعارف کروایا کہ " یہ مولانا محمد اعظم اس جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ پاکستان کے استاد ہیں ۔ جس جامعہ اسلامیہ میں علامہ ظہیر نے تعلیم حاصل کی ۔ اور یہ مولانا ان کی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری ہیں ۔ اور ان کے خاص رفقاء میں سے ہیں " ۔

یہ سنتے ہی وہ مصری نوجوان محبت سے کھڑے ہو گئے اور پرتپاک طریقے سے معانقہ کیا ۔ اور حضرت علامہ مرحوم کی خدمات دینیہ کو بہت سراہا ۔ اور انہوں نے کہا کہ فضیلۃ الشیخ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتابیں مشرق وسطی میں نصاب میں شامل ہیں ۔ اور ہر لائبریری کی زینت ہیں ۔ خصوصا فرق پر علامہ ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق انیق ہے ۔

قائد کی مجھ سے شفقت و محبت ۔

علامہ نے جماعت کی نشاۃ ثانیہ کا کام شروع کیا اور عظیم الشان جلسوں کے ذریعے دعوت و تحریک کا آغاز اس وقت کیا جب ملک کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتیں خاموش تھیں جب علامہ ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فقیدالمثال جلسوں کا اہتمام کیا تو تمام جلسوں میں میرا نام دیا اور جلسہ کے آغاز میں مجھے حکم دیتے کہ آپ ابتدا میں خوب مسلک اہلحدیث بیان کریں ۔ بعد میں سیاست چلتی رہے گی ۔ قائد مرحوم ہمیشہ میرے ساتھ محبت و شفقت کا اظہار فرماتے تھے ۔

جزاہ اللہ احسن الجزاء

اسلام کا نڈر سپاہی ۔

شہید اسلام نے ہمیشہ دعوت حقہ کو جرات اور بے باکی سے پیش کیا ۔ اور ملک کے گوشہ گوشہ میں حق کی آواز کو بلند کیا ۔ کہ اس ملک کا نظام صرف اللہ کا قرآن اور نبی کا فرمان ہو گا ۔ کوئی ازم نہیں چلے گا ۔ ہر دور کے جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کو بلند کیا ۔ اس حدیث کی عملی تصویر تھے ۔ کہ " افضل جہاد جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے " ۔

اور اسی جہاد کو تادم آخر جاری رکھا ۔ اور جام شہادت نوش کیا ۔ اور ان کی زبان کا آخری فقرہ بھی اس کی ترجمانی کرتا ہے ۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

خوش نصیب شہید ملت ۔

علامہ احسان الہٰی ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ نے ساری زندگی اشاعت اسلام کا کام کیا ۔ شہادت کا جام نوش کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے آخری آرام گاہ مدینہ منورہ جنت البقیع میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پڑوس میں عطا فرمائی ۔ جہاں لا تعداد حجاج کرام جاکر رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ قائد مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔ (آمین)

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را
بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن